کتابِ دُرِّ عدن پشتو اور حکومتِ صوبہ سرحد

سرحدی اخبارات نیز اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں جب یہ خبر شائع ہوئی کہ حکومتِ صوبہ سرحد نے جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی ایک منظوم تصنیف پشتو کی درِ عدن شائع ہونے سے قبل ہی پریس میں سے ضبط کر لی ہے۔ تو ہمیں بے حد تعجب ہوا۔ اس لئے کہ

(۱) جناب قاضی صاحب موصوف صوبہ سرحد کی احمدی جماعتوں میں ایک ذمہ دارانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اور حکومت و پبلک کے متعلق احمدیت کی تعلیم سے نہ صرف اچھی طرح واقف ہیں۔ بلکہ اس پر عرصہ سے عامل ہیں

(۲) پشتو دُرِّ عدن کا اکثر حصہ ان پشتو زبان کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جو جناب قاضی صاحب موصوف کی پشتو تصانیف میں ۱۹۱۲ء سے لے کر ۱۹۴۰ء تک شائع ہو چکی ہیں۔ اور جن کے کسی ایک لفظ کو بھی نہ تو حکومت نے اور نہ پبلک کے کسی حصہ نے آج تک دلآزار قرار دیا۔ حالانکہ صوبہ سرحد میں ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے شدید مخالف ہیں۔ اور بات بات پر اعتراض کرنے اور شور مچانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

(۳) ان پشتو نظموں کا بڑا حصہ توحید الٰہی شرک کی مذمت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح۔ قرآن کریم کی تعریف خلفائے راشدہ کی توصیف اور اسلام کی حقانیت پر مشتمل ہے۔

(۴) حکومت کے خلاف تحریکیں جاری کرنے والوں اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں فتنہ وفساد پیدا کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اور نہایت معقولیت اور تہذیب کے ساتھ ان کے عقائد اور اعمال پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور ان کے طریق عمل کو خلاف اسلام ثابت کیا گیا ہے۔

(۵) جن نظموں کو ضبط کیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر سات آٹھ سال ہوئے مطارع نبی نامی کتاب میں چھپ کر پبلک میں آچکی ہیں۔ مگر ان پر کسی نے برا نہیں منایا۔ دراصل یہ نظمیں مجموعی اور مدون شکل میں دوسری دفعہ چھپوائی جا رہی تھیں البتہ پہلی دفعہ کی اشاعت کی ترتیب میں تبدیلی کر دی گئی تھی۔ یعنی اب کے حروف ہجی کے لحاظ سے ترتیب دے کر نظمیں لکھائی گئی تھیں۔

ان حالات میں اس کتاب کو پبلک میں آنے سے قبل مطبع میں ہی ضبط کر لینا نہایت ہی حیرت انگیز بات ہے۔ اور معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ حکومت کو اس بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا کر کے یہ قدم اٹھانے پر آمادہ کیا گیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ اگر حکومت مصنف کو ان امور کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرنے کا موقعہ دے۔ جن کی بناء پر کتاب ضبط کی گئی ہے۔ تو وہ حکومت کی تسلی کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور جس بات پر حکومت مطمئن نہ ہو۔ اور اسے کسی نقطۂ نگاہ سے نامناسب سمجھے تو مصنف صاحب اس حصہ کو بخوشی حذف کر دیں گے۔ جب اس طرح عمدگی کے ساتھ حکومت کا منشاء پورا ہو سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ساری کتاب کو ایسے رنگ میں تلف کیا جائے۔ جو کسی صورت میں بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس کتاب کی نظمیں جہاں رعایا کے مختلف طبقوں میں اتفاق واتحاد پیدا کر سکتی ہیں۔ وہاں حکومت کے حق میں بھی یہ کتاب ہرگز مضر یا غیر مفید نہیں۔ بلکہ حکومت کی طرف سے شائع شدہ کئی کتابوں سے بڑھ کر حکومت سے ہمدردی اور خیر خواہی پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ کیونکہ ہم حکومت کے قوانین کی پابندی اور اس سے تعاون اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو بات کہتے ہیں دل سے کہتے ہیں۔

پس حکومت سرحد کو ان واقعات پر پوری طرح غور کرنا چاہیئے۔ اور اگر پھر بھی کتاب کا کوئی حصہ اس کے نزدیک قابلِ اعتراض ہو۔ اور اس کے متعلق مصنف صاحب تسلی نہ کر سکیں تو بے شک اسے حذف کرنے کا حکم دیدیا جائے۔ کیونکہ ساری کتاب ضبط کر لینے کی صورت میں یہ سمجھ لینا بہت مشکل ہے۔ کہ ۱۹۱۲ء لغایت ۱۹۴۰ء جو شائع شدہ نظمیں قابلِ اعتراض نہ تھیں۔ نہ پبلک کے نزدیک اور نہ حکومت کی نگاہ میں جو وہ اب کیونکر قابل ضبطی قرار پا گئیں۔

پنجاب کی آبادی میں اضافہ

اگرچہ سرکاری طور پر تازہ مردم شماری کے اعداد و شمار شائع نہیں ہوئے۔ تاہم اندازہ لگایا گیا ہے کہ لاہور میونسپل علاقہ کو علیحدہ رکھ کر پنجاب کی کل آبادی ۲ کروڑ ۷۷ لاکھ ۷۵ ہزار ۲۷۷ ہے۔ گزشتہ مردم شماری میں یہ تعداد ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۵۵۲ تھی۔ گویا دس سال کے عرصہ میں ۳۱ لاکھ ۹۴ ہزار ۴ سو ۸۴ نفوس کا اضافہ ہوا جو ۲۰ فیصدی ہے۔ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں پنجاب میں کم ہیں۔ ہندو جن میں اچھوت۔ جینی اور آدھرمی بھی شامل ہیں۔ ان کی آبادی کم ہو گئی ہے۔ لیکن مسلمانوں۔ سکھوں اور عیسائیوں کی آبادی بڑھ گئی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ؍ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج دس بجے شب سفر سندھ سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور لاہور سے سات بجے شام بذریعہ کار روانہ ہوئے تھے۔ احمدیہ چوک میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ۔ جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور دیگر بہت سے اصحاب استقبال کے لئے موجود تھے۔ کار پہنچنے پر مجمع نے "اللہ اکبر" اور "حضرت امیر المومنین زندہ باد" کے نعرے بلند کئے۔ حضور نے سب اصحاب کو شرف مصافحہ بخشا۔ سیدہ ام طاہر احمدؓ۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور دیگر خدام بھی تشریف لے آئے ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ بواسیر کی تکلیف میں گو پہلے کی نسبت تخفیف ہے۔ مگر ابھی پورا آرام نہیں ہوا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف۔ اسہال اور سر درد کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے دعا کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انہیں بخار کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیر روحانی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لیکچر

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر چھپ کر شایع ہوگئی ہے۔ اور احباب کی سہولت کے لئے اس کی نہایت اچھی کپڑے کی جلدیں بھی بنوائی گئی ہیں۔ اور سنہری ٹھپہ بھی کتاب کے نام کا لگایا گیا ہے۔ قیمت مجلد کی ۱۰ ؍ ہے تاجروں کو کمیشن پر بھی مل سکتی ہے۔ احباب کو اسے حاصل کرنے کی طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کتاب تھوڑی تعداد میں شائع کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر میں اسی کتاب کے بعض مضامین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لہذا احباب کو بہت جلد اسے خرید لینا چاہیئے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ہفتہ تعلیم و تلقین پر "الفضل" میں سلسلہ مضامین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مورخہ ۲۴ ؍ ہجرت ۱۳۲۰ ہش سے ۳۰ ؍ ہجرت ۱۳۲۰ ہش تک ہفتہ تعلیم و تلقین مسئلہ نبوت منایا جا رہا ہے۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے ہر رکن اور ہر مجلس کے لئے اس کو کامیاب بنانا ضروری ہے۔ احباب کی سہولت کیلئے الفضل میں مسئلہ نبوت پر مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں آج کے الفضل میں بھی ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم و معرفت کا ایک وسیع خزانہ عطا کیا گیا ہے اس علم سے واقفیت حاصل کرنا اس کو اپنے اندر راسخ کرنا اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنا ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ اس لحاظ سے ہفتہ تعلیم و تلقین کی تحریک نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ امید ہے۔ کہ تمام احمدی احباب اپنی پوری فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

خاکسار خلیل احمد سیکرٹری سب کمیٹی خدام و انصار

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

استغفار پر مداومت رکھو

"بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں۔ اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں۔ کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے۔ کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا۔ خواہ اُسے علم ہو یا نہ ہو۔ اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لّم تغفرلنا و ترحمنا لنکوننّ من الخاسرین۔ یہ دعا اوّل ہی مقبول ہو چکی ہے غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گذارتا۔ ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔" (البدر ۲۶ ؍ دسمبر ۱۹۰۲ء)

ذکر حبیبؑ

(یعنی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

ایک درخواست بخدمت مولوی محمد علی صاحب

جب لنڈن کے مدعی نبوت مسٹر پگٹ کا سرکلر ترجمہ کرکے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضورؑ نے اس کو چیلنج کرتے ہوئے ایک چھوٹا سا اشتہار لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو بھیجا کہ اسکا انگریزی میں ترجمہ کرکے شائع کر دیں۔ حسن اتفاق سے میں اس وقت مولوی محمد علی صاحب کے دفتر میں اُن کے پاس بیٹھا تھا۔ جب کہ وہ ایک صفحہ کا اشتہار ترجمہ کے لئے اُنکے پاس پہنچا۔ مَیں نے اور مولوی صاحب نے اکٹھے اس کو پڑھا۔ اس کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستخط اِن الفاظ میں کئے تھے۔ "النّبی مرزا غلام احمد" النّبی کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی میں The Prophet کیا۔ ممکن ہے کہ اصل تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اب تک مولوی محمد علی صاحب کے پاس محفوظ ہو۔ وہ مہربانی کرکے اس کا عکس فائدہ عام کے واسطے شائع کر دیں۔ یا اگر وہ اُن کے پاس محفوظ نہیں۔ تو کم از کم اس امر کی تصدیق کرکے ممنون فرمائیں کہ جو کچھ مَیں نے اوپر لکھا ہے۔ درست ہے۔

(مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ)

بیگم صاحبہ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور زکیہ صنعتی سکول قادیان کی سرپرستی

زکیہ صنعتی سکول قادیان جو اپنے حلقہ میں مفید خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اسکی سرپرستی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بیگم صاحبہ نے منظور کر لی ہے۔ چونکہ موجودہ زمانہ میں خوشحالی کیلئے صنعت و حرفت نہایت ضروری چیز ہے۔ بالخصوص ان عورتوں کیلئے جو اپنا وقت بے کار صرف کرتی ہیں۔ یا کوئی ذریعہ معاش نہ ہونے کی وجہ سے تنگدستی اور مصیبت کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ اسلئے اس سکول کا اجراء عورتوں کے لئے بہت مفید ہے اور آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بیگم صاحبہ نے اسکی سرپرستی منظور کرکے اسکی اہمیت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ خواتین کو چاہیئے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قادیان کے متعلق ارشادات پر اگر کوئی ایسا شخص جو حضورؑ کے منصب و مقام سے عارف و آگاہ ہو نظر ڈالے تو اُسے تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اس مقام سے بُعد اور قطع تعلق بہت بڑی محرومی اور بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے غیر مبایع بھائیوں کے غور کے لئے ہم چند ایک حوالہ جات درج ذیل کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے۔ بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کیلئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش ماریگا۔ اور وہ قادیان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دارالامان ہے۔ خدا تعالےٰ نے جیسا کہ اس امت کے خاتم الخلفاء کا نام مسیح رکھا اس کے خروج کی جگہ کا نام یروشلم رکھا۔" (نزول المسیح حاشیہ صـ۴۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دُور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہوں۔ جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز قادیان ہوگا۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ خدا تعالےٰ نے اس مقام کو برکت دی ہے۔" (الوصیت صـ۲۵)

حضورؑ اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا۔ جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا۔" (ازالہ اوہام صـ۳۲ حاشیہ)

پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

"اس وقت عام کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا۔ کہ قرآن کریم میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکہ۔ مدینہ اور قادیان۔" (ضمیمہ خطبہ الہامیہ صـ ج حاشیہ)

اور پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ کی آیت کریمہ میں مسجد الاقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے۔ جیسے فرمایا۔ اس معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے۔ اور وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے۔ جو قادیان میں جانب شرق واقع ہے۔ جو مسیح موعودؑ کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہے۔"

جب حضورؑ نے ملک میں طاعون کے پھوٹنے کی پیشگوئی بہ شد و مد فرمائی تو ساتھ ہی قادیان کی حفاظت کا بھی اعلان کیا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

"ہم دعوے سے لکھتے ہیں۔ کہ قادیان میں کبھی بھی طاعون جارف نہیں پڑے گی۔ جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے۔ تمام دنیا میں ایک قادیان ہے۔ جس کے لئے یہ وعدہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک" (دافع البلاء حاشیہ صـ۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ تاتم سمجھو۔ کہ قادیان اسلئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ کہ خدا کا رسول اور اس کا فرستادہ قادیان میں تھا۔"

غیر مبایع دوست اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو صرف یہی تحریرات ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اُن کی پارٹی کے سرکردہ لوگ روز بروز احمدیت سے دور جا رہے ہیں۔ اور احمدیت کی خصوصیات مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بُعد سے محفوظ رہنے کا یہی طریق ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ مرکز قادیان سے وابستگی حاصل کی جائے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مقام ہے جسے خدا تعالےٰ نے برکت دی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے بابرکت مقام سے علیحدگی گویا اپنے آپ کو برکت سے محروم کرنا ہے +

حضرت میاں امام الدین صاحب کی زندگی کا ایک واقعہ

چند دن ہوئے۔ میاں امام الدین صاحب کی فوتیدگی کی خبر "الفضل" میں پڑھ کر دل حزیں ہوُا۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آپ جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باقاعدہ مبلغ نہ تھے اس وقت ضلع گورداسپور میں ایک مبلغ اور مناظر کا کام کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کی بہت سی جماعتوں کی ترقی اور تربیت میں آپ کا بڑا حصہ ہے خصوصًا ہماری جماعت (موضع ہرسیاں) جو حضرت میاں صاحب کے گاؤں سے صرف دو میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ آپ ہی کی تبلیغ اور تربیت کا نتیجہ ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمانبرداری اور اطاعت کا مجسم نمونہ تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دو تین غیر احمدی مولوی موضع ہرسیاں میں آگئے۔ اور انہوں نے مسجد میں حضورؑ کے خلاف بدزبانی شروع کر دی۔ ہرسیاں میں اسوقت صرف دو تین ہی احمدی تھے۔ یہ لوگ میاں صاحب کو بلانے آئے۔ کہ چل کر ان غیر احمدی مولویوں سے بحث کریں۔ میاں صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مناظرہ کے لئے اجازت مانگی جس پر حضورؑ نے فرمایا۔ "بحث کرنے کی اجازت نہیں۔" یہ سن کر میاں صاحب ہرسیاں کے احمدی احباب کے ساتھ ہرسیاں چلے آئے۔ مگر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا

آخر جب ان مولویوں نے یہ کہہ کر تنگ کرنا شروع کیا۔ کہ مناظرہ کرنے کی جرأت نہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام حالات عرض کرنے کے بعد مناظرہ کی اجازت مانگی۔ اس پر حضورؑ نے پھر یہی فرمایا "مناظرہ کرنے کی اجازت نہیں۔" میاں صاحب فرمایا کرتے۔ ہم نے گاؤں سے باہر سارا دن گذارا۔ مگر مناظرہ سے انکار کر دیا۔ گو مخالف جو منہ میں آیا کہتے رہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کا یہ اثر ہوُا۔ کہ چند غیر احمدی شرفاء نے ان مولویوں کو انکی بدزبانی کی وجہ سے خود گاؤں سے نکال دیا۔ اور دوسرے تیسرے دن جمعہ کی نماز کے لئے ۱۵ ر ۱۶ آدمی قادیان گئے۔ تا یہ دیکھیں کہ جس شخص کو یہ مولوی بُرا کہتے ہیں۔ وہ واقعی ایسا ہے۔ سب کے سب دوست جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت کے لئے عرض کیا۔ اس طرح وہ لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

میاں صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اگر مناظرہ ہو جاتا تو شائد اس وقت ایک بھی احمدی نہ ہوتا چونکہ حضورؑ کی زبان میں برکت تھی اسلئے مناظرہ نہ ہونے کی صورت میں غیر احمدی مولویوں کی بدزبانی کا بُرا اثر پڑا اور احمدیوں کی شرافت کا اچھا اثر ہوُا۔ اور کئی لوگ سلسلہ

اطمینان قلب حاصل ہونیکی ایک مثال

حال میں خاکسار امرتسر سے لاہور کی طرف ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ کہ چند ہندو اور غیر احمدی صاحبان موجودہ جنگ کے متعلق گفتگو کرنے لگے اسی سلسلہ میں لنڈن کے ریڈیو اسٹیشن سے ملاقاتوں کے متعلق ذکر ہوُا۔ ایک صاحب نے کہا جسقدر ملاقاتیں لنڈن ریڈیو اسٹیشن سے فلاں دن ہوئی ہیں۔ ان میں بولنے والوں کی آواز دل سے گھبراہٹ ظاہر ہوتی تھی۔ سوائے ایک صاحب کے جو کہ کہہ رہے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جسطرح جلتی آگ سے بچا لیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے بھی بچائیگا وہ شخص گھر والوں کو تسلی دے رہا تھا۔ کہ صبر کرو اور اسکی گفتگو سے اطمینان ٹپکتا تھا۔ یہ سنکر خاکسار نے ان احباب کو بتایا کہ وہ صاحب جماعت احمدیہ کے مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمس تھے۔ میرے یہ بتانے سے قبل وہ شخص نہ جانتا تھا۔ کہ مولوی شمس صاحب کون ہیں لیکن اس کی طبیعت پر مولوی صاحب کے صوحہ

صوحہ۔ پُریقین الفاظ کا اثر تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ جو اطمینان خدا تعالےٰ کے وعدوں سے احمدیوں کو میسّر ہے۔ وہ غیروں کی نظر میں خارق عادت ہے۔ یہ تسکینِ قلب حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کا نتیجہ ہے۔ خاکسار نذیر احمد احمدی شریف پورہ امرتسر

تعلیم و تربیت

والدین کا اپنی اولاد کے متعلق مذہبی فرض

والدین کا جہاں یہ فرض ہے۔ کہ دنیاوی رنگ میں اپنی اولاد کے لئے ہر قسم کی بہتری سوچیں۔ اور ان کے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے فکر کریں۔ وہاں مذہبی طور پر ان کے لئے یہ بھی نہائت ضروری ہے۔ کہ بچپن ہی سے ان کی ایسے رنگ میں تربیت کریں۔ کہ وہ بڑے ہو کر سچے اور پکے مومن ثابت ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اپنی اولاد کا دنیاوی رنگ میں تو خیال رکھتے ہیں۔ مگر دین کے معاملہ میں بے بالکل بے کار ثابت ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہدایت ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے۔ تو اسے نماز کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اور اگر دس سال کی عمر کو پہونچ جائے۔ اور نماز سے لاپرواہی برتے تو اسے مارنے کی اجازت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نہائت ضروری ہے۔ اور اگر اس کے مطابق عمل ہو۔ تو یقیناً بچوں کی بہت بڑی اصلاح ہو سکتی ہے*

ظاہر ہے کہ یہ فرض ماں باپ دونوں کی متحدہ کوشش سے بآسانی سرانجام پا سکتا ہے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض بچوں پر والدہ کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور بعض بچوں پر والد کا۔ اور بعض بچے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ والدہ اور والد دونوں کا مشترکہ اثر قبول کرتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ اولاد کی اصلاح کے لئے ماں باپ پوری کوشش کریں۔ اور جب تک انہیں اطمینان اور تسلی نہ ہو جائے۔ اس وقت تک انہیں ہرگز آزاد نہ چھوڑیں۔

بعض والدین اپنے بچوں کو بچپن ہی سے نیک کاموں میں لگانے کی کوشش تو کرتے ہیں۔ مگر بالعموم دیکھا گیا ہے کہ اسلامی ہدائت کی پوری پابندی نہیں کی جاتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بچے تربیت میں کمزور رہتے ہیں۔ مثلاً اگر نمازوں کے لئے مسجد میں ساتھ لاتے ہیں۔ تو صرف انہی نمازوں میں جن میں بچوں کیساتھ کوئی مجاہدہ نہ کرنا پڑے۔ ظہر اور عصر میں لے آئیں گے۔ مغرب میں لے آئینگے لیکن فجر اور عشاء میں نہیں لائیں گے کیونکہ ان نمازوں میں ساتھ لانا کافی مجاہدہ کے بعد ہو سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایسے بچے بڑے ہو کر ان نمازوں میں سست رہیں گے۔ اور پوری پابندی سے نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نمازوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ ولو یعلمون مافی العتمۃ والفجر لاتوھما ولوحبوا (بخاری) کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ نماز عشاء اور فجر میں حاضر ہونے کا کتنا بڑا ثواب خدا کے ہاں مقدر ہے تو ضرور ان میں حاضر ہوں۔ اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

یہ عجیب بات ہے کہ والدین اپنے بچوں کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے انہیں ہر قسم کی آزادی دے دینگے۔ اور کچھ بھی خیال نہیں کریں گے۔ کہ اس آزادی میں وقت کا ضیاع ہوگا۔ اخلاق خراب ہوں گے۔ اخلاق خراب ہوں گے اور صحت برباد ہوگی۔ لیکن دین کے کاموں میں لگانے کی اگر تحریک ہو۔ تو وہی والدین طرح طرح کے عذرات کر کے اپنے بچوں کی دینی کاموں میں شمولیت کی راہ میں حائل ہو جائیں گے۔ وہ اپنے بچوں کو سینما اور تھیئٹر دیکھنے سے نہ روکیں گے۔ اور ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اجازت دے دیں گے۔ بلکہ خود بھی شریک ہو جائیں گے۔ لیکن یہ جذبہ دینی کاموں میں نظر نہ آئے گا۔ کہ اپنے بچوں اور مستورات کو لے کر دینی کام میں شامل ہوں۔ اور ایک نیک نمونہ قائم کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چند سال ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ وہ ماں ہرگز متقی اور پرہیز نہیں ہو سکتی۔ جو اپنے بچے کو رات بھر سینما دیکھنے سے تو نہیں روکتی۔ لیکن نماز کے وقت جاگتے پر کہتی ہے کہ نہ جگاؤ تھوڑی دیر ہوئی ہے سویا ہے نیند خراب ہوگی۔ اور صحت برباد ہوگی۔

غرض اگر ہم دنیا پر نظر کریں۔ تو اس وقت یہ عام منظر دکھائی دے گا۔ کہ بچوں کی تربیت کی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ ایک نہائت ضروری فرض والدین کے ذمہ ہے! اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بچپن کا زمانہ ہی تربیت کا ہوتا ہے۔ ورنہ بعد میں اصلاح ہوئی بہت مشکل ہوتی ہے۔ جیسے معمار دیوار بناتا ہے۔ اگر پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھدے تو ساری دیوار ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی تربیت کا معاملہ ہے۔ اگر بچپن میں لاپرواہی کی جائے۔ تو آئندہ تربیت ناممکن نہیں تو بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ اور قومی ترقی میں روک واقع ہوتی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اسلامی ہدائت کی تعمیل کریں۔ اور کرائیں۔ اور اس بات کی نگرانی رکھیں۔ کہ والدین اپنے بچوں کی تربیت میں کہاں تک حصہ لیتے ہیں۔ جن جماعتوں میں لجنات اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ بھی اپنے اپنے ہاں یہ مسئلہ مستورات کے ذہن نشین کرا دیں۔ اور اپنے اجلاسوں میں اس امر پر خاص زور دیں۔ اور اس مسئلہ کی اہمیت بتا کر اس کی طرف توجہ دلائیں۔

وما علینا الا البلاغ

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

کسر صلیب کے متعلق ضروری کوائف کی ضرورت

یہ ثابت کرنے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے الہٰی بشارات کے مطابق کسر صلیب کا کام ہو چکا ہے۔ میں مندرجہ ذیل قسم کے امور کو اکٹھا جمع کرانا چاہتا ہوں۔ اور جماعت کے احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس بارہ میں اگر کسی دوست کے پاس کچھ معلومات ہوں یا وہ معلومات آسانی سے مہیا کر سکتے ہوں۔ تو ضرور میرے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(۱) مغربی یا مشرقی مصنفین کی کتاب یا کتابیں جن میں فی زمانہ عیسائیت کے زوال کے آثار اور ان کے اسباب پر بحث ہو۔

(۲) اسی مضمون کے ہندوستانی یا دوسرے ممالک کے اخبارات کے اقتباسات

(۳) کسی علاقے میں عیسائی مشن پہلے کام کرتا رہا ہو۔ مگر اب بند کر دیا گیا ہو۔

ا۔ اس مشن نے اپنے زور پر کام کرنے کے دنوں میں جس طاقت سے کام کیا ہو اس کا کسی قدر اندازہ

ب۔ مگر بالآخر اس کے بند کئے جانے کے اسباب کسی مستند عیسائی مشنری وغیرہ کی تحریر یا قول کی بناء پر۔

(۴) کسی علاقے میں عیسائی مشن سکول بند کیا گیا ہو۔ بند کرنے سے پہلے سکول کی حیثیت وغیرہ اور اس کے بند کئے جانے کے اسباب وغیرہ امور مثل شق مندرجہ ۳

(۵) کتابوں کے نام کے ساتھ مصنف کے نام کی اطلاع ضروری ہے۔ اگر دوست یہ بھی بتا سکیں کہ وہ کس لائبریری میں دیکھی جا سکتی ہیں تو مزید شکریہ کا باعث ہوگا یہ حالات اگر دوست چاہیں تو میرے نام بھیجدیں۔ یا اگر چاہیں تو صوفی عبد القدیر صاحب نیاز ایڈیٹر ریویو انگریزی کے پاس بھیجدیں۔ کیونکہ یہ مواد میری طرف سے وہ جمع کر رہے ہیں

(۶) عیسائی مشن ہسپتال اگر کوئی بند ہوا ہو یا تخفیف میں آیا ہو۔

(۷) ایسی کتاب یا کتابیں یا اخباری مباحثے جن میں یہ مذکور ہو کہ فی زمانہ عیسائیوں کے عقائد دربارہ الوہیت یا ابنیت مسیح یا کفارہ تبدیل ہو رہے ہیں۔

فتح محمد سیال (ایم۔ اے)

مسئلہ نبوت از تحریرات جناب مولوی محمد علی صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ریویو میں نہ کرنے کی تجویز

جناب مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال دین صاحب اور ان کے رفقاء نے جب دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس رنگ میں غیر مسلم معترضین کے حملوں کی مدافعت فرما رہے ہیں۔ اور جن دلائل کو استعمال کر کے اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کر رہے ہیں یہ طریق غیر احمدیوں میں بہت مقبول ہو رہا ہے مگر وہ حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوئے نبوت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو وہ خیال کرنے لگے کہ کوئی موقعہ ملے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا جائے۔ کہ حضور اپنے دعویٰ کی اشاعت کے لئے کوئی اور طریق اختیار کریں۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو (جس کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب تھے) "خالص اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیا جائے آخر کسی تقریب پر ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے خواجہ کمال دین صاحب سے کہا۔ کہ ہم رسالہ ریویو کی اشاعت کا تسلی بخش انتظام کر سکتے ہیں بشرطیکہ مرزا صاحب کا اس میں ذکر نہ ہو انہوں نے جھٹ یہ تجویز مولوی محمد علی صاحب کو لکھ دی۔ اور لکھا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں آپ اسے پیش کریں۔ حضور علیہ السلام نے جب مولوی محمد علی صاحب کی زبان سے یہ بات سنی۔ تو حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور بڑے جلال سے فرمایا مجھے چھوڑ کر وہ کونسا اسلام ہے۔ جو دنیا کے سامنے پیش کرو گے؟

یہ سن کر اسوقت تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی خاموش ہو گئے۔ مگر اندر ہی اندر یہ بیج نشوونما پانے لگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانہ میں بھی ان لوگوں نے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کی۔ مگر چونکہ گرفت زیادہ مضبوط تھی۔ اس لئے ان کی تگ و دو کچھ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول یہ سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ لیکن ان لوگوں کا خیال بالکل اس کے برعکس تھا۔ بلکہ وہ غیروں میں قبولیت حاصل کرنے کا ذریعہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ جس محسن نے انہیں اسلام سکھایا ہے چونکہ اس کے نام کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس لئے اگر اس کے نام کے بغیر اس کے پیش کردہ اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو لوگ زیادہ متوجہ ہوں گے۔ اس خیال کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ اول تو یہ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خفیہ طور پر مخالفت کرنے لگے۔ دوسرے اپنی مجالس میں اور غیروں کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محض ایک مجدد کے رنگ میں پیش کرنا شروع کر دیا۔

بادل ناخواستہ اعلان

مگر چونکہ نفس ملامت کرتا تھا۔ اور جماعت کے بھی بدظن ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اس لئے بعض احباب جماعت کے اعتراض پر ان لوگوں کو قہر درویش بر جان درویش دو دفعہ اپنے اخبار پیغام صلح میں یہ اعلان شائع کرنا پڑا کہ :"ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپکی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضل تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے"۔ (پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

"ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار "پیغام صلح" کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالےٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

(پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

پھر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے طریق کار۔ اور حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جلد جلد ترقی کرنے کے پیش نظر یہ سمجھتے تھے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے بعد خلافت ثانیہ کا جامہ آپ کو پہنایا جائے گا۔ اس لئے ان لوگوں نے اول تو مسئلہ نبوت کی ایسے رنگ میں تشریح شروع کر دی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام محدثیت سے تجاوز نہ کر سکے۔ دوسرے حضرت اقدسؑ کی بعض متشابہ تحریرات کو جماعت کے سامنے پیش کر کے یہ ظاہر کرنے لگے۔ کہ گویا حضور نے اپنے بعد اپنا قائم مقام صرف انجمن کو قرار دیا ہے نظام خلافت کا ذکر تک نہیں کیا۔

گمنام ٹریکٹ

اس منصوبہ کو منصہ شہود پر لانے کے لئے ایک گمنام شخص کی طرف سے ان لوگوں نے دو ٹریکٹ بنام "اظہار الحق ۱ و ۲" نکالے جن میں خلافت احمدیہ کو مٹانے۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناپاک الزامات کا نشانہ بنانے۔ اور جماعت احمدیہ میں پھوٹ اور تفرقہ پیدا کرنے کے لئے عجیب ڈھنگ میں وسوسہ اندازی کی۔ ان دونوں ٹریکٹوں کے شائع ہونے پر اخبار "پیغام صلح" نے جماعت کو چیلنج کیا۔ کہ وہ ان کا جواب دے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی طرف سے انجمن انصار اللہ کو اس کا جواب لکھ کر شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جب انجمن نے اس کا جواب بنام "خلافت احمدیہ" و "اظہار حقیقت" لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے اسے شروع سے آخر تک دیکھا اور اپنے دست مبارک سے اس مسودہ میں حسب ذیل الفاظ تحریر فرمائے:۔

ہزار ملامت ہو پیغام پر۔ جس نے اپنی چٹھی کو شائع کر کے ہمیں پیغام جنگ دیا۔ اور نفاق کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ الفتنۃ نائمۃ لعن اللہ من ایقظھا۔

لفظ نبی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا نوٹ

مسئلہ نبوت کے متعلق نئے عقیدہ اور نئے خیالات کو پھیلانے کا یہ انتظام کیا گیا۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ آخری دفعہ بیمار ہوئے۔ اور حضور کی حالت نازک ہو گئی۔ تو حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ایک مضمون کی سرخی Ahmad as a prophet کے لفظ پرافٹ یعنے نبی پر مولوی محمد علی صاحب نے بحیثیت ذمہ وار ایڈیٹر حسب ذیل نوٹ لکھا۔

The word prophet is used here not in the strict terminology of the Muslim law The holy prophet Mohamad, may peace and blessings of God be upon him, being the last of the prophets in that sence, but in the broad sence of one endowed with the gift of prophecy by divine inspiration a gift which is promised to every true Muslim by the holy Quran, and one which was possessed in an eminent degree by the late Mirza Ghulam Ahmad of Qadian

ترجمہ:۔ "لفظ پرافٹ (نبی) اسلامی اصطلاح کے اصل معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ان معنوں کے لحاظ سے تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے۔ ہاں یہ لفظ اپنے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس سے وہ شخص مراد ہے۔ جس کو الہام الٰہی کے ذریعہ پیشگوئیوں کے انعام سے سرفراز کیا گیا ہو۔ اور یہ وہ انعام ہے جس کا وعدہ قرآن کریم نے ہر سچے مومن کے ساتھ کیا ہے یہی انعام حضرت مرزا غلام احمدؑ مرحوم و مغفور کو بھی زیادہ کثرت کے ساتھ ملا"۔

دوسرا نوٹ

یہ نوٹ گویا بنیاد تھی مسئلہ نبوت کے متعلق جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی اس کے بعد دوسرا نوٹ انہوں نے اپنے سنئے عقائد کی ترویج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات سے صرف تین روز قبل پیغام ۱۰ / مارچ ۱۹۱۴ء میں دیا۔ جس کا عنوان ہے۔ "حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت" اس کے بعد مولوی صاحب روز بروز دور ہی دور ہوتے گئے حتی کہ ۶ / اپریل ۱۹۱۵ء کے پرچہ پیغام جلد ۲ صفحہ ۱ میں انہوں نے صاف اعلان کر دیا۔ کہ "میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہی بیخ کنی سمجھتا ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے۔ تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے"

عدالت میں بیان

اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مخلص لوگوں کی طرح سلسلہ عالیہ کی خدمت کی۔ اور حضرت اقدس کے مشن کو جہاں تک ان کی طاقت میں تھا۔ صحیح رنگ میں تحریری طور پر پیش کیا۔ لیکن آج ان کی یہ حالت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جن عقائد کی وہ بڑے زور سے تبلیغ کرتے تھے۔ ان کی تردید میں پوری طاقت صرف کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ان کا یہ حال تھا۔ کہ انہوں نے حضور کو سینکڑوں دفعہ مدعی نبوت کے طور پر مخالفین کے سامنے پیش کیا بلکہ ۱۹۰۴ء میں مولوی کرم دین صاحب کے مقدمہ کے دوران میں بمقام گورداسپور عدالت کے سامنے باقرار صالح بطور گواہ استغاثہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں"

لیکن آج ان کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا ایک گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور عقائد سے حضور کے وصال کے بعد انحراف اختیار کر لیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ جہاں بھی اپنی نسبت نبوت کا لفظ استعمال کیا ہے مراد اس سے محدثیت تھی۔

ناممکن امر

مجھے اس مضمون میں اپنی بحث کو صرف جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات تک ہی محدود رکھنا ہے۔ ورنہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے دکھاتا۔ کہ حضور نے واضح طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ نہ صرف ایک دفعہ بلکہ سینکڑوں دفعہ حضور نے اپنے آپ کو زمرہ انبیاء اور مرسلین میں شامل کیا ہے میرے نزدیک بلکہ میں سمجھتا ہوں ہر عقلمند کے نزدیک یہ بالکل ناممکن امر تھا۔ کہ حضور علیہ السلام تو بقول مولوی محمد علی صاحب "بار بار نبوت کو مسدود قرار دیتے ہیں مدعی نبوت کو کاذب اور کافر قرار دیتے ہیں۔ اس پر لعنت کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرتے ہیں۔ کہ باب نبوت مسدود ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۳۴ ایڈیشن دوم) مگر مولوی محمد علی صاحب بار بار حضور کو مدعی نبوت و رسالت لکھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کی ساری جماعت مولوی صاحب کی تحریرات کو پڑھے۔ لیکن یہ جانتے ہوئے کہ حضور کا دعویٰ نبوت و رسالت کا نہیں بلکہ آپ کا مقام محض محدثیت تک محدود ہے۔ خاموش رہیں۔ بلکہ اسی کی خریداری اور اشاعت بڑھانے کی خاطر تمام جماعت کو تاکید فرمائیں۔ کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت پر ایک خطرناک افترا نہیں۔ میرے نزدیک تو جناب مولوی محمد علی صاحب کی ذات پر بھی اس سے خطرناک حرف آتا ہے۔ کیا وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندرونی طور پر خطرناک دشمن تھے۔ کہ حضور کی طرف وہ دعاوی منسوب کرتے رہے۔ جو حضور نے بقول ان کے اپنی طرف منسوب نہیں کئے۔

مولوی محمد علی صاحب کا مطالبہ

ہاں یہ حق ان کو حاصل ہے۔ کہ وہ ہم سے سوال کریں۔ کہ کہاں انہوں نے حضور کی طرف ایسے دعاوی منسوب کئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اس مختصر مضمون میں رسالہ ریویو سے وہ تمام مضامین نقل نہیں کر سکتا۔ جن میں انہوں نے دلائل اور براہین کے ساتھ اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ حضور ویسے ہی نبی ہیں۔ جیسے انبیائے بنی اسرائیل یا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یہ کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں ہوا۔ اس لئے میں صرف چند حوالے نقل کر کے ناظرین سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ ایک طرف تو ان حوالوں کو پڑھیں اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے موجودہ عقائد پر نگاہ دوڑائیں پھر فیصلہ کریں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور عقائد کو کس فریق نے بدلا ہے۔

مدعی نبوت

(۱) قرآن شریف نے جو امتیازی نشان سچے اور جھوٹے نبی کے درمیان قائم کیا ہے۔ اس کے رو سے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو پرکھو۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اعتراض کرتے وقت تو عیسائی اور اس سلسلہ کے مخالف بڑی بڑی باریکیاں نکالتے ہیں۔ مگر اس موٹی بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ ایک مدعی نبوت میں کس امتیازی نشان کا پایا جانا ضروری ہے جس سے اس کا حق پر ہونا کھل جائے" (ریویو جلد ۴ صفحہ ۱۲)

(۲) بحث تو یہ تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتائیں کہ ان پیشکردہ امور میں سے سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہیں۔ کیا شیطان مدعی نبوت ہے کیا بنی اسرائیل کے شیرخوار بچے مدعی نبوت تھے کیا غلغاوا ربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے؟ ہرگز نہیں۔ تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۱)

سلسلہ احمدیہ کا امتیازی نشان

(۳) "سلسلہ احمدیہ اسلام میں اس تحریک کے بالمقابل واقع ہے۔ جو یہودی مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شروع ہوئی۔ سلسلہ علیویہ کا خاص نشان جو اس کو یہودیوں کے باقی تمام فرقوں سے (جن کی تعداد بہت بڑی تھی) ممتاز کرتا تھا۔ یہ تھا کہ اس سلسلہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کا مسیح موعود تسلیم کیا تھا۔ اور بنی اسرائیل میں جس قدر پیشگوئیاں اور امیدیں مسیح کے نام کے ساتھ وابستہ چلی آتی تھیں ان سب کا حضرت عیسیٰ کے ظہور سے پورا ہونا مان لیا تھا۔ اسی طرح پر سلسلہ احمدیہ کا امتیازی نشان جو اس کو مسلمانوں کے دوسرے تمام فرقوں سے ممتاز کرتا ہے یہ ہے۔ کہ یہ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ کو مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتا ہے۔ اور جس قدر پیشگوئیاں اسلام کی آئندہ کامیابی اور غلبہ کے متعلق مسیح اور مہدی کے نام سے وابستہ تھیں۔ ان سب کا آپ کے ظہور سے پورا ہونا مانتا ہے" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۱)

سلسلہ احمدیہ کی غرض

سلسلہ احمدیہ اس غرض کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جو قرآن شریف میں مسیح موعود کے آنے کی اصل غرض بتائی گئی ہے یعنی دین اسلام کو کل دینوں پر غالب کرنا۔ اسی غلبہ اسلام کے متعلق جس کو مسیح کی آمد کی غرض ٹھہرایا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اس

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داروں کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کیلئے منظور کیا جاتا ہے (ناظر اعلیٰ)

۱۳- کھودرا بامن باڑیا (بنگال)

پریذیڈنٹ - منشی محمد عبد الرحمن صاحب
سیکرٹری - عبد الحمید صاحب -

۱۴- تلونڈی جھنگلاں (ضلع گورداسپور)

پریذیڈنٹ - چوہدری شاہ دین صاحب
سیکرٹری مال - چوہدری عبد الرحمن صاحب
نائب " " - چوہدری نور حسن صاحب
سیکرٹری تحریک جدید - منشی نواب دین صاحب
سیکرٹری امور عامہ و تعلیم و تربیت - شیخ محمد رمضان صاحب انور
سیکرٹری تبلیغ - چوہدری شبیر محمد صاحب
" ضیافت - چوہدری نواب دین صاحب

۱۵- نوشہرہ (چھاؤنی)

سیکرٹری مال - مرزا اللہ دتہ صاحب
" تبلیغ - ملک عبد الرحمن صاحب
" نشر و اشاعت - حکیم فضل محمد صاحب
" تعلیم و تربیت - ملک عبد الرحمن صاحب
" امور خارجہ - مرزا غلام حیدر صاحب
" امور عامہ - میاں ایوب شاہ صاحب
" تالیف و تصنیف - ملک محمد عبد اللہ صاحب
" وصایا - چوہدری علی احمد صاحب -

سیکرٹری ضیافت - مرزا غلام حیدر صاحب
محاسب - مرزا اللہ دتا صاحب -
امین - مرزا غلام حیدر صاحب -
آڈیٹر - چوہدری علی احمد صاحب

۱۶- گر بام

سیکرٹری مال و تحریک جدید بال - عبد الغنی خانصاحب
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ - دفعدار میجر غلام حسین خانصاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت و نشر و اشاعت - چوہدری غلام جیلانی خانصاحب -
اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم و تربیت و وصایا - میاں جی نعمت خانصاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ - محمد علی خانصاحب -
اسسٹنٹ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ - عابد علی خانصاحب
محاسب - اسد اللہ خانصاحب -
معاون محاسب - عابد علی خانصاحب -
سیکرٹری انصار اللہ و تحریک جدید عام - چوہدری بہادر جنگ خانصاحب قسب الخیر
آڈیٹر - چوہدری عبد الرحمن خانصاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۰ مئی۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روسی افواج ایران کی سرحد پر تاشقند کے علاقہ میں وسیع پیمانہ پر جنگ کی مشق کر رہی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ میں جرمنی اور روس مشترکہ کارروائی کرنے کے لئے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور اغلباً بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہوں سے روسی بحری بیڑے کے ذریعہ عراق اور ایران میں جرمنی کا سامان جنگ پہنچایا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شام کے فرانسیسی حکام نے پانچ ہزار عرب والنٹیر بھرتی کر کے عراق کی امداد کے لئے لاریوں پر بھیجے ہیں۔ جرمن شام کے بیس ہوائی اڈوں پر قابض ہیں۔ نیوز کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مارشل پیٹاں عنقریب فرانس کا بحری بیڑہ جرمنی کے حوالہ کر دیں گے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ ایران کے وزیر مالیات نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

حیفہ ۲۰ مئی۔ شام اور برطانیہ کے تعلقات ختم ہو چکے ہیں۔ برطانی سفیر کو بیروت سے واپس آنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

بنوں ۲۰ مئی۔ وانا اور رزمک کے مابین سڑک ٹریفک کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ کیونکہ قبائلی ڈاکو سڑک پر پکٹنگ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ فرانس کے بحری محکمہ کا بیان ہے کہ اس وقت تک برطانیہ ۱۹۰ فرانسیسی جہازوں پر قبضہ کر چکا ہے جن کا مجموعی وزن چھ لاکھ ٹن ہے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ آئس لینڈ کی پارلیمنٹ نے مکمل آزادی اور ڈنمارک سے قطع تعلق کا اعلان کر دیا ہے۔ اب وہاں جمہوریت قائم کر کے ایک ایجنٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ جرمن بمباری

تعداد میں سیاحوں کے بھیس میں عراق جا رہے ہیں۔ انقرہ کے ہوٹل ان لوگوں سے بھرے رہتے ہیں۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ ہوائی چھتریوں سے اترنے والی جرمن فوج ابھی کریٹ پر حملے کر رہی ہے۔ یہ فوج کل صبح سے شام تک اترتی رہی۔ اور سات ہزار فوج کا ایک ڈویژن اتر آیا۔ جرمنوں نے کشتیوں کے ذریعہ بھی جرمن فوجیں اتارنے کی کوشش کی۔ پیراشوٹ چھپٹ کر حملہ کرنے اور فوج بردار طیاروں سے اتائے گئے۔ جن میں سے کئی برباد کر دیئے گئے۔ کل صبح جو بارہ سو سپاہی اترے تھے۔ ان میں سے اکثر قتل یا گرفتار ہوئے۔ مگر دو گھنٹہ بعد تین ہزار اور اتر آئے۔ مسٹر چرچل نے جو کہا ہے کہ کریٹ میں حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب جرمن مار دیئے گئے۔ بلکہ یہ کہ فوجی افسروں نے حالات کو سنبھال لیا ہے۔ ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ جرمنوں نے ٹینک بھی اتارے یا نہیں۔ جن پیراشوٹوں نے نیوزی لینڈ کے سپاہیوں کی وردیاں پہن رکھی تھیں۔ ان پر باقاعدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

برلن ۲۱ مئی۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ آج پیرس میں وشی کیبنٹ کا اجلاس ایڈمرل ڈارلاں کی صدارت میں ہوا۔ مگر وشی سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ ڈارلاں نے لاول سے ملاقات کی اور جرمنی سے گفتگو کامیابی سے ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۱ مئی۔ مسٹر روزویلٹ نے وشی کے سفیر سے کہہ دیا ہے کہ امریکہ فرانس سے اسی صورت میں تعلق رکھ سکتا ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ عارضی صلح کی شرائط سے آگے نہ جائے۔ امریکہ و فرانس میں اختلاف نے فرانسیسیوں

میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ شام کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ بعض فرانسیسی ہوا باز اپنے جہاز اڑا کر برطانی اڈوں میں جا پہنچے ہیں۔ ایک سو چار فرانسیسی ہوائی افسر پکڑے گئے ہیں۔ انہوں نے وشی گورنمنٹ سے نفرت کا اظہار کیا تھا۔

قاہرہ ۲۱ مئی۔ شمالی افریقہ میں سوموار کی صبح کو سولم کے مشرق میں دشمن کے گولہ بارود کے ایک ذخیرہ کو اڑا دیا گیا۔

کوئٹہ ۲۱ مئی۔ بلوچستان کے قبائل کے ملکوں اور سرداروں کے ایک جلسہ میں رشید علی کے خلاف مذمت کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ جو اسے بذریعہ تار بھیجا گیا۔

شملہ ۲۱ مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے جانے والے فی الحال سفر ملتوی رکھیں۔

پشاور ۲۱ مئی۔ صوبہ سرحد کے گورنر آج صبح ایک ہفتہ کے لئے وزیرستان کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ جرمنوں نے پیراشوٹوں سے جو فوج کریٹ میں اتاری ہے۔ اس میں پیدل فوج کے دو دستے ایک توپ خانہ کی رجمنٹ اور ٹینک کور کی کمپنیاں بھی ہیں۔ اور اس میں نان کمشنڈ اور دوسرے افسر سپاہیوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اس سے قبل سوموار کو دن بھر جرمن بمبار اس جزیرہ پر بم برساتے رہے تھے۔ اس جزیرہ کا کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جس پر ہماری فوجوں کا قبضہ نہ ہو۔

قاہرہ ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد فرانسیسی افواج شام میں داخل ہو گئی ہیں۔ تفاصیل تا حال موصول نہیں ہوئیں۔

انقرہ ۲۱ مئی۔ ترکی میں بھی وشی

گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی کی مذمت کی جا رہی ہے۔ ایک اخبار میں ایک نامور ترک مدبر نے لکھا ہے۔ کہ فرانس کی شکست کے بعد جرمنی اور اٹلی ترکی پر زور دیتے رہے کہ وہ بڑھ کر شام پر قبضہ کر لے۔ مگر ترکی کو فرانس سے جو محبت ہے۔ اس کی وجہ سے اس نے ایسا کرنا پسند نہ کیا۔ حالانکہ شام اس کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ترکی کو امید ہے کہ فرانس پھر زندہ ہو گا۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ برلن ریڈیو نے اردو براڈکاسٹ میں کہا ہے کہ شمالی افریقہ میں انگریزی فوجوں کی حالت کمزور ہو رہی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ سولم پر تا حال ہمارا ہی قبضہ ہے۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے رشید علی اور فلسطین کے سابق مفتی کو بہت سا سونا بھیجا تھا۔ کہ اسے پروپیگنڈا پر خرچ کیا جائے حبانیہ کے پاس ایک لڑائی میں گرفتار شدہ عراقی سپاہیوں نے بیان کیا کہ ہمیں تو ملک کے حالات کا کوئی علم نہیں ہمیں تو جنگ کی مشق کے بہانہ یہاں لایا گیا تھا۔

احمد آباد ۲۱ مئی۔ آج صبح پھر دو آدمیوں پر حملے ہوتے جن میں سے ایک مر گیا۔ دکانیں بند ہیں۔ اور بدمعاش پکڑے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ کرفیو آرڈر کے بعد جو شخص مشتبہ حالت میں پھرتا ملے اسے گولی مار دی جائے۔

شملہ ۲۱ مئی۔ خالصہ ڈیفنس لیگ کوشش کر رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ سکھوں کو فوج میں بھرتی کیا جائے چنانچہ ایک وفد سکھ دیہات میں دورہ کر کے انہیں بھرتی کی تحریک کرے گا۔

دہلی ۲۱ مئی۔ سی۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پولیس کی آدھی اسامیاں ان لوگوں کو دی جائیں گی۔ جو فوج میں خدمات سر انجام دیں۔ فی الحال انہیں عارضی طور پر پُر کیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی